# مختلف اضلاع میں دستیاب صحت کی سہولیات میں پایا جانے والا فرق کورونا وبا سے نمٹنے کی راہ میں حائل ہوسکتا ہے: فافن مانیٹرنگ رپورٹ

**اسلام آباد، 20 مارچ، 2022:** فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق کورونا وائرس وبا (کووڈ-19) کی پانچویں لہر کے دوران پاکستان کے مختلف حصّوں میں دستیاب صحت کی سہولیات میں پایا جانے والا فرق ایک اہم مسئلے کے طور پر سامنے آیا ہے۔ گذشتہ برس دسمبر میں کورونا وائرس کی نئی شکل اومیکرون کے پھیلاؤ کے بعد رواں سال جنوری میں تصدیق شدہ کورونا مریضوں کی تعداد 133,839 پر پہنچ گئی جو کہ وبا کے آغاز سے اب تک سامنے آنے والے مریضوں کی سب سے بڑی ماہانہ تعداد ہے۔ اس دوران کل 38,366 مریض صحت یاب ہو ئے ۔ جنوری کے مقابلے فروری میں اومیکرون سے متاثرہ مریضوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی اور کل 79,855 تصدیق شدہ مریض سامنے آئے جبکہ صحت یاب ہونے والے مریضوں کی تعداد 147,548 رہی۔

اتوار کو جاری کردہ یہ رپورٹ فافن کی جانب سے کورونا وائرس سے نمٹنے کے لیے کئے جانے والے اقدامات کے مشاہدے پر مبنی تیسری رپورٹ ہے جو رواں سال جنوری اور فروری کے مہینوں کے دوران کیے گئے مشاہدات پر مبنی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس وبا سے نمٹنے کے لیے حکومت کو ابھی بھی مسلسل چوکنا رہنے کی ضرورت ہے نیز گذشتہ دو سالوں میں حاصل کردہ تجربات کی روشنی میں صحت کے نظام میں وسط مدتی اور طویل مدتی اصلاحات لانے کی ضرورت ہے۔

رپورٹ کے مطابق اومیکرون کی اس حالیہ لہر سے نمٹنے کے لیے حکومت کی دو جہتی حکمتِ عملی خاصی مؤثر رہی ہے جس کے تحت وبا سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں مختلف نوعیت کی پابندیاں اور دیگر براہِ راست اقدامات لیے گئے اور ساتھ ساتھ ویکسینیشن کی شرح کو بہتر بناتے ہوئے بارہ سال تک کے افراد کو بھی ویکسین لگانے کا عمل شروع کیا گیا تھا۔ ان دو مہینوں کے دوران مکمل طور پر ویکسین شدہ افراد کی تعداد میں 30 ملین افراد کا غیر معمولی اضافہ اس مہم کی سنجیدگی کا ثبوت ہے۔

ابتدائی سست روی کے بعد ویکسینیشن مہم میں حالیہ تیزی کے نتیجے میں پاکستان میں ویکسین لگانے کی یومیہ شرح اوسطاً 10 لاکھ افراد تک پہنچ گئی ہے ۔ نیشنل کمانڈ اینڈ آپریشن سینٹر کی ویب سائٹ اور آفیشل ٹویٹر پر فراہم کردہ معلومات کے مطابق اب تک ملک بھر میں کورونا ویکسین کی تقریباً 217 ملین خوراکیں لگائی جاچکی ہیں جبکہ تقریباً 100 ملین افراد کو مکمل ویکسین لگائی جا چکی ہے جو ویکسین کی اہل آبادی کا 65 فیصد جبکہ کل آبادی کا 44 فیصد ہیں۔ مزید برآں، تقریباً 127.5 ملین افراد ویکسین کی ایک خوراک لگو اچکے ہیں۔ یہ اعداد و شمار کورونا وبا کے خلاف جنگ میں ایک اہم کامیابی کی عکاسی کرتے ہیں تاہم فافن کی رپورٹ میں کئی ایسے پہلوؤں کا حوالہ دیا گیا ہے جن پر ابھی بھی خاصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ان میں سے ایک پہلو کورونا وبا سے متعلق تفصیلی اعداد و شمار کی فراہمی اور ان میں پائے جانے والے ابہام کو دور کرنا ہے۔ اس امر سے تمام متعلقین کو وبا سے نمٹنے کی حکومتی حکمت عملی کو بہتر طور پر سمجھنے اور جانچنے میں مدد ملے گی اور سول سوسائٹی اور امدادی تنظیمیں ایسے علاقوں اور آبادی کے حصوں پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل ہوپائیں گی جو ابھی تک نظر انداز ہورہے ہیں۔ علاقائی اور ضلعی سطح پر جنس، عمر اور آبادیاتی لحاظ سے ترتیب شدہ اعداد و شمار کے اجرا سے مزید بہتر طور پر اس وبا سے نمٹا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ تا حال ایسے اعداد و شمار عوامی طور پر دستیاب نہیں ہیں۔

رپورٹ کے مطابق اگر کورونا کی حالیہ شکل اومیکرون پہلی صورتوں جتنی شدت کی حامل ہوتی تو اس سے صحت کاپورا نظام شدید بحران سے دوچار ہوسکتا تھا۔ وبائی صورتحال سے نمٹنے کے ذمہ داران کو کورونا کی کسی نئی صورت یا دیگر وبائی امراض سے نمٹنے کی حکمت عملی طے کرتے وقت اس پہلو کو قطعی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ فافن کے مشاہدے میں شامل اضلاع میں اسپتال کے بستروں، وینٹی لیٹروں اور ڈاکٹروں کی تعداد ان اضلاع میں درکار سہولیات سے کہیں کم ہے۔

اگر وبا کی حالیہ لہر شدید ہوتی اور نسبتاً زیادہ مریضوں کو اسپتال داخل کرنے کی نوبت پیش آتی تو موجودہ صورتحال بہت مختلف اور خوفناک ہوسکتی تھی۔ مثال کے طور پر خیبرپختونخوا کے ضلع کرک میں 21,132 مریضوں کے لیے صرف ایک وینٹی لیٹر اور 1,023 مریضواں کے لیے ایک بستر دستیاب ہے۔ اسی طرح مردان میں 669 مریض فی وینٹی لیٹر اور 324 مریض ہیں جبکہ راولپنڈی میں 204 مریض فی وینٹی لیٹر اور فی بیڈ چار مریض ہیں۔

مختلف اضلاع میں صحت کی سہولیات کی فراہمی میں اتنا زیادہ فرق تشویشنا ک ہےجو لاجسٹکس سے لے کر معاشی اور سماجی مسائل کی عکاسی کرتا ہے۔ فافن نے جنوری اور فروری کے دوران 59 اضلاع میں 91 سرکاری اور سات نجی ٹیسٹ سہولتوں کا مشاہدہ کیا جس کے نیتجے میں یہ بات سامنے آئی کہ چند منتخب اضلاع کو چھوڑ کر باقی تمام اضلاع میں کورونا کے ٹیسٹوں کے اعداد و شمار عوامی سطح پر دستیاب نہیں ہیں۔ ضلعی سطح کے جو اعداد و شمار دستیاب ہیں ان کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اضلاع کے مابین ٹیسٹوں کی تعداد اور مثبت آنے کی شرح میں خاصا زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔ ٹیسٹوں کی صلاحیت میں بتدریج اضافے کے باوجود پاکستان اب بھی پڑوسی ممالک سے پیچھے ہے۔ تاحال پاکستان میں ایک ملین کی آبادی میں 115,908 ٹیسٹ کیے جارہے ہیں اور ٹیسٹنگ کی عالمی درجہ بندی پاکستان 164 ویں درجہ پر ہے جبکہ پڑوسی ملک ایران اور بھارت بالترتیب 116 ویں اور 118 ویں درجے پر ہیں۔

کورونا وبا سے نمٹنے میں نجی شعبہ صحت نے اہم کردار ادا کیا ہے تاہم نجی شعبے کی مؤثر ریگولیشن (بالخصوص اہم سہولیات کی قیمتوں کے حوالے سے)کے سلسلے میں خاصی بہتری کی ضرورت ہے۔ مشاہدے میں شامل پانچ اضلاع کے محکمہ صحت کے ذمہ داران نے فافن کو بتایا کہ ان کے اضلاع میں نجی شعبے کی جانب سے 85 اور فلاحی تنظیموں کی طرف سے 37 ایسے مراکز موجود ہیں جہاں کورونا سے متاثرہ مریضوں کے علاج کی سہولت موجود ہے جبکہ ان اضلاع میں نجی مراکز صحت پر کل 152 وینٹی لیٹرز بھی دستیاب تھے جو سرکاری اسپتالوں میں دستیاب 289 وینٹی لیٹروں سے اضافی تھے۔

فافن سمجھتا ہے کہ کورونا کی تشخیص اور علاج کی سہولیات کی متفرق قیمتیں بھی حکومت کے لیے تشویش کا باعث ہونی چاہئیں۔ فافن کے سروے میں شامل مریضوں یا ان کے لواحقین نے ٹیسٹ کی قیمتوں میں پائے جانے والے فرق کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے روپے1,000 اور روپے15,000 یا اس سے زائد قیمت میں بھی ٹیسٹ کرائے ہیں۔ اسی عرصے کے دوران کچھ ادویات کی قلت بھی سامنے آئی جو ان کی قیمت میں اضافے کا سبب بنی۔ فافن سمجھتا ہے کہ تشخیصی سہولیات ، ادویات اور علاج کی قیمتوں کی مؤثر ریگولیشن وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ نجی شعبے سے مستفید ہونے کےساتھ ساتھ شہریوں کے مفادات کا تحفظ بھی ممکن ہوسکے۔